خواجہ میر دردؔ

- پیدائش : ۱۷۲۰ء دہلی
- وفات : جنوری ۱۷۸۵ء دہلی
- تصانیف : نالۂ درد، آہِ سرد، شمعِ محفل، واقعاتِ درد، دیوانِ دردؔ (اردو)، دیوانِ درد (فارسی)

غزلیات

حاصلاتِ تعلّم یہ غزل پڑھ کر طلبہ : (۱)منظوم اصناف کے طرزِ بیان سے آگاہ ہوسکیں۔ (۲)کسی شعری فن پارے کی اصطلاحات کی شناخت کرسکیں۔

غزل-۱

مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کا
حقّا! کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

اس مَسنَدِ عزّت پہ کہ تُو جلوہ نُما ہے
کیا تاب گزر ہووے تعقُّل کے قدم کا

بستے ہیں ترے سائے میں سب شیخ و بَرَہمَن
آباد ہے تجھ سے ہی تو گھر دَیر و حَرَم کا

ہے خوف اگر جی میں تو ہے تیرے غضب کا
اور دل میں بھروسا ہے تو ہے تیرے کرم کا

مانندِ حباب آنکھ تو اے دردؔ کھلی تھی
کھینچا نہ پر اس بحر میں عرصہ کوئی دم کا

غزل-۲

ارض و سما کہاں تری وُسعت کو پاسکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تُو سما سکے

وحدت میں تیرے حرفِ دُوئی کا نہ آسکے
آئینہ کیا مجال! تجھے منھ دکھا سکے

قاصد نہیں یہ کام ترا، اپنی راہ لے
اُس کا پیام دل کے سِوا کون لاسکے

غافل! خدا کی یاد پہ مت بُھول زِینہار
اپنے تئیں بُھلادے اگر تو بُھلا سکے

گو بحث کرکے بات بٹھائی بھی کیا حُصول
دل سے اُٹھا خلاف اگر تُو اُٹھا سکے

مشق

سوال نمبرا : درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

(۱) مقدور ہمیں کب ترے وصفوں کے رقم کا حقّا! کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

(۲) مانندِ حباب آنکھ تو اے دردؔ کُھلی تھی کھینچا نہ پر اس بحر میں عرصہ کوئی دم کا
(۳) ارض و سما کہاں تری وسعت کو پاسکے میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تُو سما سکے
(۴) قاصد نہیں یہ کام ترا اپنی راہ لے اُس کا پیام دل کے سوا کون لا سکے

سوال نمبر۲ : میر دردؔ کی دونوں غزلوں کے مطلعوں میں قافیہ اور ردیف کی نشان دہی کیجیے۔

سوال نمبر۳ : میر دردؔ کی غزلوں کا موضوع کیا ہے ؟

سوال نمبر۴ : درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معنی لکھیے:

نِہار	مقدور	تعقُّل	حرفِ دوئی	اپنے تئیں

سوال نمبر۵ : ان غزلوں میں سے کوئی ایک ایک شعر اپنی پسند کا منتخب کیجیے اور پسند آنے کی وجہ بیان کیجیے۔

سوال نمبر۶ : پہلی غزل کے تیسرے شعر میں کون کون سی شعری صنعتیں موجود ہیں ؟

سوال نمبر۷ : دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) لفظ "لوح و قلم" سے مراد ہے:
(الف)بچوں کی تختی اور قلم
(ب)رسالہ لوح و قلم
(ج)لوہے کی پلیٹ اور پین
(د)اللہ تعالیٰ نے جس مقام پر انسانوں کی قسمتیں لکھی ہیں اور جن چیزوں پر لکھی ہیں

(۲) شیخ و برہمن سے مراد ہے:
(الف)دو ذاتیں (ب)دو اشخاص (ج)امیر اور غریب (د)مسلم اور غیر مسلم

(۳) غزل میں "مَسندِ عزّت" کا مفہوم ہے:
(الف)عزت والی کرسی (ب)عہدہ (ج)اعلیٰ درجہ (د)عرشِ الٰہی

(۴) لفظ "قاصد" کا مطلب ہے:
(الف)ارادہ کرنے والا (ب)درمیانہ زندگی گزارنے والا
(ج)پیغام لے جانے والا (د) ڈاکیا

(۵) اس غزل میں "آنکھ کھلی تھی" سے مراد ہے :
(الف)بیدار ہونا (ب)ہوش میں آنا
(ج)مختصر سی زندگی ہونا (د)بلبلے کی مانند آنکھ کی بناوٹ کا ہونا

سرگرمیاں

- طلبہ میر دردؔ کی اسی طرزِ بیان کی کوئی اور غزل ان کے دیوان سے منتخب کریں گے اور ایک دوسرے کو سنائیں گے۔

- غزل عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے ہر شعر میں ایک مکمل مفہوم ادا ہوتا ہے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اسے مطلع کہتے ہیں۔ مطلع کے سِوا باقی اشعار میں ہر دوسرے مصرعے میں قافیہ ہونا ضروری ہے۔ ردیف غزل کے لیے ضروری نہیں۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں۔ شرط یہ ہے کہ شاعر نے اس میں اپنا تخلص بھی نظم کیا ہو۔ غزل کے لیے موضوع کی کوئی قید نہیں۔ اس میں ہر قسم کے مضامین بیان کیے جاسکتے ہیں۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کو میر دردؔ کے حالاتِ زندگی سے آگاہ کیجیے اور ان کے شاعرانہ اسلوب کے بارے میں بتائیے۔